بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضائل عشرۂ ذوالحجہ

رمضان المبارک کے بعد ذوالحجہ کا مہینہ اسلامی مہینوں میں نہایت اہمیت کا حامل ہے، یہ مہینہ حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے۔ ذوالحجہ کا پہلا عشرہ نیکیوں اور اجر و ثواب کے اعتبار سے عام دنوں کے مقابلے میں بہت اہم ہے، جس کی فضیلت قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے۔

☆ قرآن مجید میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی قسم کھائی ہے۔

وَالْفَجْرِ وَ لَيَالٍ عَشْرٍ ۝ (الفجر: 1-2)

”قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی“

اکثر مفسرین کے نزدیک ”لَيَالٍ عَشْرٍ“ سے مراد ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ان دس دنوں میں اپنے ذکر کا خاص حکم دیا ہے۔ ارشاد فرمایا:

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ (الحج:28)

”اور معلوم دنوں میں اللہ تعالیٰ کا نام یاد کریں“

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان معلوم دنوں سے مراد عشرۂ ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ (صحیح بخاری)

☆ ان دس دنوں میں کئے جانے والے اعمال اللہ تعالیٰ کو دیگر دنوں کی نسبت زیادہ محبوب ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

”کسی بھی دن کیا ہوا عمل اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں میں کئے ہوئے عمل سے زیادہ محبوب نہیں ہے، انہوں (صحابہؓ) نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں، آپؐ نے فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں ہاں مگر وہ شخص جو اپنی جان و مال کے ساتھ نکلے اور کچھ واپس لے کر نہ آئے۔“ (سنن ابوداؤد)

☆ ان دنوں میں سے نواں دن عرفہ کا ہے۔ یہ وہ عظیم دن ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ عرفات کے دن سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہو۔“ (صحیح مسلم)

☆ اس کا آخری اور دسواں دن یوم النحر یعنی قربانی کا دن ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے فضیلت والے دن یوم النحر (قربانی کا دن) اور یوم القرّ (گیارہ ذوالحجہ، قیام منیٰ) ہیں۔“ (مسند احمد)

عشرۂ ذوالحجہ میں کرنے کے کام

عشرۂ ذوالحجہ اہل ایمان کے لئے نیکیاں کرنے اور اجر و ثواب حاصل کرنے کا بہترین موقع ہے۔ حج کے علاوہ درج ذیل اعمال کا اہتمام کرنا خاص اجر حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

ذکرِ الٰہی

عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

”کوئی دن اللہ تعالیٰ کے ہاں ان دس دنوں سے زیادہ عظمت والا نہیں اور نہ ہی کسی دن کا عمل اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب ہے پس تم ان دس دنوں میں کثرت سے تھلیل (لا اله الا الله)، تکبیر (الله اکبر) اور تحمید (الحمد للّٰه) کہو۔“ (مسند احمد)

امام بخاریؒ نے بیان کیا ہے کہ ”ان دس دنوں میں ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ تکبیر پکارتے ہوئے بازار نکلتے اور لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیرات کہنا شروع کر دیتے۔“ (صحیح بخاری)

صحابہ کرامؓ سے مختلف تکبیریں پڑھنا ثابت ہے، مثلاً

اَللّٰهُ اَكْبَر، اَللّٰهُ اَكْبَر، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ (مصنف ابن ابی شیبه)

اَللّٰهُ اَكْبَر كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (صحیح مسلم)

روزہ

نو ذوالحجہ کو روزہ رکھنا باعث ثواب ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا:

يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ (صحیح مسلم)

”گذشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے“

ایک اور روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نو ذوالحجہ، یوم عاشورا اور ہر ماہ میں سے تین دن روزہ رکھتے تھے۔“ (سنن ابوداؤد)

نوٹ: حاجی میدان عرفات میں یہ روزہ نہیں رکھے گا۔

عیدالاضحیٰ

عیدالاضحیٰ یا بقر عید مسلمانوں کا تہوار ہے۔ اسے بڑی عید یا عید قربان بھی کہا جاتا ہے۔ ساری دنیا کے مسلمان یہ عید ابراہیمؑ کی اس سنت کی پیروی میں مناتے ہیں جو انھوں نے اپنے بیٹے کی قربانی کی شکل میں جاری کی اور اللہ تعالیٰ سے اپنی محبت کی سچی مثال قائم کی۔

یہ عید دس ذوالحجہ کو منائی جاتی ہے اور تیرہ ذوالحجہ تک قربانی کی جاسکتی ہے۔

نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا:

” تم سال میں دو دن خوشیاں منایا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان سے بہتر دو دن عطا فرمائے ہیں، عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ“۔ (سنن نسائی)

عید کے دن کرنے کے کام

- ☆ غسل کرنا، خوشبو لگانا اور بہترین لباس پہننا۔
- ☆ تکبیرات پڑھنا۔
- ☆ عید کی نماز سے قبل کچھ نہ کھانا۔
- ☆ نماز عید کے لیے جلد جانا۔
- ☆ خواتین اور بچوں کو عیدگاہ لے کر جانا۔
- ☆ اذان اور تکبیر (اقامت) کے بغیر عید کی نماز پڑھنا۔
- ☆ نماز کے بعد خطبہ سننا۔
- ☆ استطاعت کے مطابق قربانی کے جانور کو ذبح کرنا۔
- ☆ گوشت کی تقسیم کرنا۔
- ☆ باہم ملاقات و دُعا دینا : تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكُمْ (فتح الباری)

  ”اللہ تعالیٰ ہم سے اور آپ سے (عبادت) قبول فرمائے۔“
- ☆ نماز عید کے لئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا۔
- ☆ ہلکے پھلکے کھیلوں اور اشعار کے ذریعے خوشی منانا۔

قربانی

عشرۂ ذوالحجہ کی آخری مگر اہم ترین عبادت قربانی ہے۔ قربانی لفظ کا قرب سے نکلا ہے۔ اصطلاحاً قربانی سے مراد ”وہ عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کے حصول کے لئے جانور ذبح کرنے کی شکل میں 10 ذوالحجہ سے 13 ذوالحجہ تک کیا جاتا ہے۔“

مقاصدِ قربانی

☆ اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنا :

خالصتاً اللہ کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے، اس سے محبت کے اظہار و اعتراف کے طور پر، اپنے آپ کو ہر طرح کی ریاکاری سے بچاتے ہوئے جانور ذبح کرنا ہی قربانی کا اصل مقصد ہے۔

قرآن مجید میں نبی اکرم ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا گیا:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (الکوثر:2) ”اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔“

ایک اور جگہ فرمایا: قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (الانعام:162)

”کہہ دیجئے بیشک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا، میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔“

☆ تقوٰی کا حصول :

تقوٰی ایک مسلمان کی شان اور اس کے مومن ہونے کی علامت ہے۔ اللہ کی خاطر قربانی کرنے سے اصل مقصود اسی تقوٰی کی صفت کو نشوونما دینا ہے، نہ کہ ایک دوسرے پر فخر جتانا یا مقابلہ بازی کرنا لہٰذا اس سنتِ ابراہیمی کی یاد تازہ کرتے وقت، اللہ کی مکمل اطاعت کا جذبہ دل میں نہ ہو تو جانوروں کا خون بہانا، گوشت تقسیم کرنا اور خود کھانا محض ایک بے روح عمل ہے جس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں : لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط (الحج :37)

”اللہ کو نہ جانوروں کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون، اسے صرف تمھارا تقوٰی پہنچتا ہے۔“

اہمیتِ قربانی

☆ قربانی کا حکم آدمؑ سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک تمام آسمانی شریعتوں میں رہا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے : لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ (الحج:67)

”ہم نے ہر امت کے لیے ایک طریقۂ عبادت (قربانی) مقرر کر رکھا ہے، وہ اس پر چلنے والے ہیں۔“

قرآن مجید میں بہت خوبصورت انداز میں ابراہیمؑ کی قربانی کا ذکر کیا گیا ہے۔

” اور (ابراہیمؑ نے) کہا، میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں، عنقریب وہ میری رہنمائی کرے گا۔ اے میرے رب! مجھے صالحین میں سے (اولاد) عطا کر۔ تو ہم نے اسکو ایک حلیم (بردبار) لڑکے کی بشارت دی۔ وہ لڑکا جب اس کے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے کی عمر کو پہنچ گیا تو ابراہیمؑ نے کہا بیٹا! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا، اے میرے ابا جان! جو آپکو حکم دیا گیا ہے کر ڈالئے، آپ انشاللہ مجھے صابروں میں سے پائیں گے۔ تو جب ان دونوں نے اطاعت کی اور اسے (اسماعیلؑ کو) ماتھے کے بل گرا دیا۔ اور ہم نے ندا دی کہ اے ابراہیمؑ! تو نے خواب سچ کر دکھایا بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔ بیشک البتہ یہ ایک بہت واضح امتحان تھا، اور ہم نے ایک بڑی قربانی کے ذریعے اس کا فدیہ دیا۔ اور ہم نے بعد والوں میں اس کا ذکر خیر قائم کر دیا۔“ (الصّٰفّٰت: 99 -108)

یہ ہے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کے کردار میں تسلیم و رضا کا وہ بے مثال نمونہ جو بارگاہ الٰہی میں اس درجہ مقبول ہوا کہ رہتی دنیا تک اللہ تعالیٰ نے اس سنت کو جاری کر دیا۔

☆ یہ نہ صرف ابراہیمؑ خلیل اللہ کی سنت ہے بلکہ نبی کریم ﷺ نے عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کو اپنی سنت قرار دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بیشک اس دن ہم پہلا کام یہ کرتے ہیں کہ نماز (عید) ادا کرتے ہیں پھر واپس پلٹتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں، جس شخص نے ایسا ہی کیا اس نے ہماری سنت کو پا لیا۔“ (متفق علیہ)

☆ ایک اور روایت میں نبی کریم ﷺ نے نماز عید کے بعد قربانی کرنے کو اہل اسلام کی سنت قرار دیتے ہوئے فرمایا:

’’جس نے نماز (عید) سے پہلے ذبح کیا تو اس نے اپنے لئے ذبح کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کی قربانی مکمل ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پالیا۔‘‘

(صحیح بخاری)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ اس سنتِ ابراہیمی پر عمل کیا۔ انسؓ بیان کرتے ہیں:

’’نبی اکرم ﷺ دو مینڈھے ذبح کیا کرتے تھے اور میں بھی دو مینڈھے ذبح کرتا ہوں۔‘‘

(صحیح بخاری)

قربانی کے بارے میں آپؐ کا اہتمام اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپؐ نے حج کی قربانی کے سو اونٹ ذبح کرنے کے ساتھ ساتھ عید الاضحیٰ کی قربانی کے لئے اپنی طرف سے ایک بکری اور ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

(صحیح بخاری)

☆ رسول اللہ ﷺ نے امت کو بھی قربانی کرنے کی تاکید فرمائی۔

مخنف بن سلیمؓ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات میں تھے تو آپؐ نے فرمایا:

’’اے لوگو! ہر سال ہر گھر والوں پر قربانی ہے۔‘‘ (جامع ترمذی)

☆ استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والے لوگوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’جو وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔‘‘

(مسند احمد)

☆ صحابہ کرامؓ بھی اتباعِ رسول ﷺ میں قربانی کا اہتمام فرماتے۔ ابوامامہ بن سہلؓ نے بیان کیا ہے:

’’ہم مدینہ میں اپنے قربانی کے جانوروں کو پرورش کر کے موٹا کرتے تھے اور مسلمان (دیگر) بھی اسی طرح انھیں پال کر موٹا کرتے تھے۔‘‘ (صحیح بخاری)

حکمتِ قربانی

اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کے جذبۂ ایثار و قربانی اور مکمل سپردگی کو بے پناہ پسند کیا، ان کو محسن اور خلیل اللہ (اللہ کا دوست) کے لقب سے نوازا اور ان کے نام کو رہتی دنیا تک جاری کر دیا، لہٰذا تمام دنیا کے مسلمان ہر نماز میں نبی ﷺ کے ساتھ ابراہیمؑ پر بھی درود بھیجتے ہیں اور ان کی قائم کردہ سنت کو زندہ رکھتے ہوئے ہر سال قربانی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ایسی ہی مکمل اطاعت اور وفاداری چاہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے تو بغیر کسی پس و پیش کے عمل کیا جائے، یہی حکمت قربانی کرنے کے پیچھے موجود ہے چنانچہ دنیا بھر کے مسلمان قربانی کی اس سنت پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے عہد کرتے ہیں کہ اے رب العالمین! ہم تیرے اطاعت گزار بندے ہیں جب تیرا حکم ہوگا تو ہم دین اسلام کی خاطر کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

ابراہیمؑ نے خواب میں اللہ تعالیٰ کا حکم پانے کے بعد تمام عقلی دلائل کو ایک طرف رکھ دیا اور کمال عبودیت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی عزیز ترین متاع اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دی، ہر سال 10 ذوالحجہ کو جانوروں کی قربانی کرنا اسی جذبۂ عبودیت کی یاد کو تازہ کرنا ہے۔

احکامِ قربانی

☆ قربانی کی نیت کے ساتھ جانور ذبح کرنا ضروری ہے۔

☆ قربانی کا جانور نمازِ عید کے بعد ذبح کرنا ضروری ہے۔ جندب بن سفیانؓ روایت کرتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، جب آپؐ لوگوں کو نماز پڑھا چکے تو دیکھا کہ ایک بکری ذبح کی ہوئی ہے، آپؐ نے فرمایا:

’’جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ اس کے بدلے میں دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا تو وہ بسم اللہ پڑھ کر کرے۔‘‘ (متفق علیہ)

☆ بکرا، دنبہ، بھیڑ وغیرہ کی قربانی ایک ہی شخص کر سکتا ہے لیکن گائے کی قربانی میں سات افراد اور اونٹ کی قربانی میں دس افراد شریک ہو سکتے ہیں۔ (جامع ترمذی)

☆ قربانی کرنے والا ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد بالوں اور ناخنوں کو نہ کاٹے۔

(صحیح مسلم)

☆ مسافر بھی قربانی کر سکتا ہے۔ (صحیح بخاری)

☆ سب گھر والوں کی طرف سے ایک قربانی کرنا کافی ہے۔ (مستدرک حاکم)

☆ کسی رشتہ دار، دوست یا تمام مسلمانوں کی طرف سے بھی قربانی کی جا سکتی ہے۔

(صحیح مسلم)

☆ مرحومین کی طرف سے بھی قربانی کی جا سکتی ہے۔ (مسند احمد)

☆ کسی رشتہ دار، دوست یا اجتماعی قربانیوں کا اہتمام کرنے والے اداروں کے ذریعے قربانی کروانا درست ہے۔

☆ قربانی کے جانور کی رقم کسی بھی دوسرے مصرف میں دینے سے قربانی کا حق ادا نہ ہوگا خواہ وہ پیسہ کتنے ہی نیک، رفاہی یا صدقہ و خیرات کے کاموں میں دیا جائے۔

قربانی کے جانور کی شرائط

☆ نبی کریم ﷺ نے امت کو قربانی کے لیے دو دانت کا جانور ذبح کرنے کی تلقین فرمائی۔

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’قربانی میں ذبح نہ کرو مگر مسنہ (جو ایک برس کا ہو کر دوسرے میں لگا ہو) البتہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ (دنبہ کا وہ بچہ جو ایک سال کا ہو) ذبح کرو۔‘‘ (صحیح مسلم)

نوٹ: یہ اجازت صرف دنبے کے بچہ کے لئے ہے بکری کے بچے کے لیے نہیں۔

☆ خصی اور غیر خصی دونوں قسم کے جانوروں کی قربانی کرنا سنت سے ثابت ہے۔

جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے:

’’یقیناً رسول اللہ ﷺ کے پاس دو سینگوں والے، چتکبرے، بڑے بڑے خصی مینڈھے لائے گئے۔ آپؐ نے ان دونوں میں سے ایک کو پچھاڑا اور فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ کے نام سے، اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ محمد ﷺ اور ان کی امت کی طرف سے، جنھوں نے تیری توحید کی گواہی دی اور میرے پیغام کو پہنچانے کی شہادت دی۔‘‘ (مجمع الزوائد)

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے:

’’رسول اللہ ﷺ سینگوں والے، غیر خصی مینڈھے کی قربانی کرتے تھے، اس کی آنکھیں، منہ اور ہاتھ پاؤں سیاہ ہوتے تھے۔‘‘ (سنن ابوداؤد)

☆ درج ذیل عیوب والے جانوروں کی قربانی کرنا جائز نہیں ہے۔

یک چشم ہونا، بیمار ہونا، لنگڑا پن نمایاں ہونا، ہڈیوں میں گودا نہ ہونا، کانوں کا آگے، پیچھے، لمبائی یا چوڑائی سے کٹ کر لٹک جانا (یا کانوں میں سوراخ ہونا)، جانور میں ان عیوب سے بڑا عیب ہونا۔ (مسند احمد)

ذبح کے احکام

☆ قربانی کے جانور کو عمدہ اور اچھے طریقے سے ذبح کیا جائے۔ (صحیح مسلم)

☆ ذبح کرتے وقت جانور کو قبلہ رخ کر لینا مستحب ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ)

☆ ذبح کرتے وقت چھری کی دھار تیز ہونی چاہئیے۔ (شرح النووی)

☆ قربانی کرتے وقت کی دعا: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَر ’’اللہ کے نام کے ساتھ (ذبح کرتا ہوں) اللہ بہت بڑا ہے۔‘‘ (متفق علیہ)

☆ خود ذبح کرنا افضل ہے لیکن کسی دوسرے سے کروانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

(صحیح بخاری)

☆ مسلمان عورت بھی قربانی کا جانور ذبح کر سکتی ہے۔ (صحیح بخاری)

☆ ذبح کرنے والے قصاب کو قربانی کے جانور میں سے کوئی چیز بطور مزدوری دینا جائز نہیں۔ (متفق علیہ)

قربانی کے گوشت کی تقسیم

☆ قربانی کا گوشت خود کھانا اور ضرورت مندوں کو دینا قرآن پاک سے ثابت ہے۔

فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوْا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ (الحج:36)

’’پس اس میں سے خود بھی کھاؤ اور ان کو بھی کھلاؤ جو قناعت کئے بیٹھے ہیں اور ان کو بھی جو اپنی حاجت پیش کریں‘‘۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ’’کھاؤ، ذخیرہ کرو اور خیرات کرو‘‘ (صحیح مسلم)

چنانچہ قربانی کا گوشت خود استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ غریبوں اور رشتہ داروں کو بھی دیا جا سکتا ہے۔ کنبہ بڑا ہونے کی صورت میں پورا گوشت خود بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ خود اور عزیز و اقارب صاحبِ استطاعت ہوں تو قربانی کا تمام گوشت غریبوں میں بھی تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

☆ قربانی کی کھال ذاتی استعمال کے لئے بھی رکھی جا سکتی ہے اور صدقہ جاریہ کے کسی کام میں بھی دی جا سکتی ہے۔

- - - - - - - - - -

ہیڈ آفس: 58-ناظم الدین روڈ، F-8/4، اسلام آباد، پاکستان۔
فون: 92-51-2261759
اسلام آباد: 6، اے. کے. بروہی روڈ، H-11/4، اسلام آباد، پاکستان۔
فون: +92-51-7163789
کراچی: 30-A سندھی مسلم کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی۔ پاکستان
فون: +92-21-4528547-8
کینیڈا: 5671 McADAM RD.Mississauga ON.L4Z IN9
Ph.No :(905) 624-2030 ,(647) 869-6679

www.alhudapk.com
www.farhathashmi.com

عشرۂ ذوالحجہ

عید الأضحیٰ اور قربانی

AL-HUDA PUBLICATIONS
الھدیٰ پبلیکیشنز اسلام آباد